بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم اتوار

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۷/۳۲ ۔ ۲۰ جمادی الثانی ۱۳۹۸ھ ۔ ۲۸ ہجرت ۱۳۵۷ہش ۔ ۲۸ مئی ۱۹۷۸ء ۔ نمبر ۱۱۹

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ زیورک میں تین روز قیام کے بعد فرینکفورٹ واپس تشریف لے آئے

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے جملہ احباب جماعت کے لئے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کا دعائیہ تحفہ

ربوہ ۲۶ مئی۔ محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی ربوہ کی خدمت میں فرینکفورٹ سے کیبل گرام کے ذریعہ موصول ہونیوالی اطلاعات کی رُو سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مع اہل قافلہ سوئٹزرلینڈ کے شہر زیورک میں تین روز قیام فرمانے کے بعد وہاں سے ۲۴ مئی کو فرینکفورٹ واپس تشریف لے آئے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ ۲۰ مئی کو فرینکفورٹ سے زیورک تشریف لے گئے تھے۔ وہاں حضور نے احمدیہ مشن ہاؤس میں قیام فرمایا۔

زیورک میں اپنے عرصۂ قیام کے دوران حضور نے مسجد محمود میں نمازیں پڑھانے کے علاوہ احمدیہ مشن ہاؤس کا معائنہ فرمایا اور وہاں تبلیغی مساعی کا جائزہ لیا نیز تبلیغ اسلام کے موجودہ نظام کو زیادہ وسیع اور موثر بنانے کے سلسلہ میں مبلغ انچارج مکرم نسیم مہدی صاحب کو ضروری ہدایات سے نوازا۔ تینوں روز حضور نے سوئٹزرلینڈ کے احباب جماعت کو وسیع پیمانہ پر انفرادی اور اجتماعی ملاقاتوں میں علوم و معارف سے سرفراز فرمایا نیز اسی دوران اُس استقبالیہ تقریب میں شرکت فرمائی جو حضور کے اعزاز میں منعقد کی گئی تھی۔ سوئس دانشوروں اور مختلف علوم کے فضلاء سے تبادلۂ خیالات فرما کر ان تک اسلام کا پیغام پہنچایا اور مختلف جہات سے اسلام کی فضیلت ان پر آشکار فرمائی۔

آمدہ اطلاعات کی رُو سے حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ حضور نے زیورک سے فرینکفورٹ واپس پہنچ کر پاکستان کے جملہ احمدی احباب کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کا دعائیہ تحفہ ارسال فرمایا ہے۔ اِس ضمن میں محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب پرائیویٹ سیکرٹری کی طرف سے امیر مقامی محترم جناب صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی خدمت میں جو تازہ اطلاع بذریعہ کیبل گرام موصول ہوئی ہے اس کا ترجمہ ذیل میں ہدیۂ قارئین ہے:۔

"فرینکفورٹ (مغربی جرمنی) ۲۴ مئی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ زیورک سے فرینکفورٹ واپس تشریف لے آئے ہیں۔ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ حضور جماعت احمدیہ پاکستان کے جملہ احباب کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ فرماتے ہیں اور ان کے لئے دعائیں فرما رہے ہیں۔ (مرزا انس احمد)"

احباب جماعت دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اس سفر کے ہر مرحلہ پر حضور کا حافظ و ناصر ہو اور اپنی خاص تائید و نصرت سے نوازتا رہے اور جن پاک مقاصد کے پیش نظر حضور نے یہ سفر اختیار فرمایا ہے ان میں غیر معمولی طور پر کامیابی اور خیر و برکت عطا فرمائے اور حضور بخیر و عافیت واپس تشریف لائیں۔ آمین۔

حضور ایدہ اللہ کی صحت اور مصروفیات کے متعلق تازہ ترین اطلاعات

فرینکفورٹ سے محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب پرائیویٹ سیکرٹری نے ۲۵ اور ۲۶ مئی کو جو اطلاعات بذریعہ کیبل گرام محترم جناب صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی ربوہ کی خدمت میں ارسال فرمائی ہیں ان کا ترجمہ ذیل میں ہدیۂ قارئین ہے:۔

(۱) فرینکفورٹ (مغربی جرمنی) ۲۵ مئی۔ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ حضور جماعت احمدیہ پاکستان کے جملہ احباب کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ فرماتے ہیں۔

(۲) فرینکفورٹ (مغربی جرمنی) ۲۶ مئی۔ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ حضور آج صبح اور شام کو دفتر میں تشریف لا کر ڈاک وغیرہ ملاحظہ فرماتے اور دیگر متعلقہ امور سرانجام دینے میں مصروف رہے۔ سہ پہر کو حضور نے جرمنی کے علاقہ سارلینڈ (SAARLAND) کے احمدی احباب کو شرف ملاقات بخشا اور قریباً ایک گھنٹہ تک ان سے خطاب فرمایا۔

احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت وسلامتی اور اس اہم تبلیغی سفر کی غیر معمولی کامیابی کے لئے بالالتزام دعائیں کرتے رہیں۔

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۶ ہجرت۔ آج جامع مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر نے پڑھائی۔ آپ نے خطبہ جمعہ میں قرآن مجید کی مختلف آیات کی تفسیر کرتے ہوئے بتایا کہ حقیقی کامیابی حاصل کرنے کے لئے تزکیۂ نفس نہایت ضروری ہے لیکن یہ حاصل نہیں ہو سکتا جب تک کہ اللہ تعالیٰ کا فضل انسان کے شاملِ حال نہ ہو اور وہ کسی ایسے پاک نفس وجود کی اتباع نہ کرے جو نہ صرف خود پاک ہو بلکہ دوسروں کو بھی پاک کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایسا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

عاجز کے بڑے بھائی مکرم چوہدری عبدالمنان صاحب سابق پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ڈیرہ اسمٰعیل خان کراچی میں کینسر سے شدید بیمار ہیں اور حالت سخت تشویشناک ہے۔

بزرگانِ سلسلہ و احباب کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ خداوند کریم انہیں معجزانہ رنگ میں صحت عطا فرمائے۔ آمین

(احقر العباد چوہدری عنایت اللہ احمدی سابق مبلغ انچارج تنزانیہ حال مربی انچارج ضلع سیالکوٹ)

ایک احمدی بچی کی نمایاں کامیابی

(حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی)

امۃ المجیب صاحبہ بنت چوہدری اکرام اللہ صاحب ملتان نے ایم۔ ایس سی فزکس کے امتحان میں ۹۲۴/۱۱۰۰ نمبر حاصل کر کے پنجاب یونیورسٹی میں اوّل آئی ہیں اور نیا ریکارڈ قائم کیا ہے۔ بی۔ ایس سی میں بھی انہوں نے نیا ریکارڈ قائم کیا تھا میٹرک اور ایف۔ ایس سی کے امتحانات میں بھی بورڈ میں اوّل رہی تھیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا یہ اعزاز ان کے لئے اور ان کے خاندان کے لئے بہت بہت مبارک کرے اور ان کو اسلام اور انسانیت کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔

خاکسار مریم صدیقہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۰ جمادی الثانی ۱۳۹۸ھ
۲۸ ہجرت ۱۳۵۷ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دُنیا میں زندگی گزارنے کا اسلامی قرینہ

اسلام دینِ فطرت ہے۔ یہ نہ ترکِ دنیا کی تعلیم دیتا ہے اور نہ دنیا میں اس درجہ انہماک کی کہ انسان خدا تعالیٰ سے غافل ہو کر اپنی پیدائش کے مقصد کو جو تمام تر عبودیت سے عبارت ہے بھلا بیٹھے۔ اس نے معاشرتی زندگی گزارنے پر زور دیا ہے اور اس بارہ میں بہت تفصیلی احکامات اور ہدایات سے نوازا ہے۔ اور ان تفصیلی احکام اور ہدایات کا ماحصل یہ ہے کہ انسان معاشرہ سے اپنے آپ کو الگ نہ سمجھے بلکہ تمام معاشرتی ذمہ داریوں کو کما حقہٗ ادا کرے لیکن ان ذمہ داریوں کی ادائیگی میں ایسا محو اور غرق نہ ہو کہ وہ خدا تعالیٰ سے غافل ہو کر دین اور اس کی طرف سے عائد ہونے والی ذمہ داریوں سے کنارہ کشی اختیار کر لے اور ہمہ تن دنیا ہی کا ہو کر رہ جائے۔

اسلام کے نزدیک رہبانیت بھی انسانی فطرت کے خلاف ہے اور دنیا میں یکطرفہ انہماک بھی انسانی فطرت سے ہرگز مطابقت نہیں رکھتا۔ اسی لئے اسلام نے ایک طرف رہبانیت اور دوسری طرف دنیا میں حد سے زیادہ استغراق ہر دو کو خلافِ فطرت اور ناپسندیدہ قرار دیا ہے بلکہ ان کے بین بین ایک متوازن راہ اختیار کرنے پر زور دیا ہے اور وہ راہ یہی ہے کہ انسان دین اور دنیا دونوں کی طرف سے عائد کردہ ذمہ داریوں کو کما حقہٗ ادا کرے لیکن دین کو دنیا پر مقدم رکھے تاکہ دنیا میں حد سے زیادہ استغراق کے خطرہ سے محفوظ ہو سکے۔ جہاں دنیا کو ترک کرنے سے معاشرہ میں بگاڑ پیدا ہوتا ہے وہاں دنیا میں حد سے زیادہ استغراق کے نتیجہ میں انسان بے دینی اور بے راہ روی کا شکار ہوئے بغیر نہیں رہتا۔ وہ خدا تعالیٰ سے باغی ہو کر شیطان کا بندہ بن جاتا اور اس کے اشاروں پر چلنے لگتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے حقیقی بندوں کی ایک علامت یہ بیان فرمائی ہے کہ وہ دنیا سے فرار اختیار نہیں کرتے بلکہ دنیوی کاروبار میں پوری توجہ، انہماک اور سرگرمی سے حصہ لیتے ہیں۔ بایں ہمہ ان کا یہ انہماک انہیں خدا تعالیٰ اور اس کے دین سے ایک لمحہ کے لئے بھی غافل کرنے کا موجب نہیں بنتا بلکہ وہ دینی ذمہ داریوں اور فرائض کو بھی پوری توجہ، انہماک اور سرگرمی سے ادا کر رہے ہوتے ہیں۔ یہی نہیں بلکہ اس سرگرمی کے دوران خدا تعالیٰ اور اس کے مقرر کردہ دین کا پلڑا بھاری ہی ہوتا ہے کیونکہ ان کا دنیوی کاموں میں انہماک دینی احکام کے تابع ہوتا ہے۔ وہ اس حد تک ہی ان کاموں میں انہماک اختیار کرتے ہیں جس حد تک دین اس کی اجازت دیتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی مقرر کردہ حدود کو وہ کسی حال میں بھی نہیں پھاندتے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اپنے ان حقیقی بندوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَإِقَامِ الصَّلٰوةِ وَإِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ الْقُلُوْبُ وَالْأَبْصَارُ ۙ لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ أَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۗ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ○

(النور آیات ۳۸، ۳۹)

ترجمہ:- ان کو اللہ کے ذکر سے اور نماز کے قائم کرنے سے اور زکوٰۃ کے دینے سے نہ تجارت اور نہ سودا بیچنا غافل کرتا ہے۔ وہ اُس دن سے ڈرتے ہیں جس میں دل اُلٹ جائیں گے اور آنکھیں پلٹ جائیں گی۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ اللہ ان کو ان کے اعمال کی بہتر سے بہتر جزا دے گا اور ان کو اپنے فضل سے (مال و اولاد میں) بڑھا دے گا۔ اور اللہ جس کو چاہتا ہے بغیر حساب کے رزق دیتا ہے۔

چونکہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک ایسے زمانہ میں مبعوث ہوئے تھے جب مغرب کی مادی تہذیب کے زیرِ اثر دنیا میں انہماک حد سے زیادہ بڑھ گیا تھا اور لوگ خدا تعالیٰ اور اس کے پسندیدہ دین یعنی اس کے عملی تقاضوں سے یکسر غافل ہو چکے تھے اس لئے آپ نے خدا تعالیٰ کی ذات اور اس کی غیر محدود صفات اور قدرتوں پر زندہ اور حقیقی ایمان لانے، اُسی پر بھروسہ کرنے اور اُسے ہی کارساز سمجھنے نیز دین کو دنیا پر مقدم رکھنے پر بہت زور دیا لیکن ساتھ ہی خبردار فرمایا کہ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ انسان ترکِ دنیا کی طرف مائل ہو کر دنیوی ذمہ داریوں سے راہِ فرار اختیار کرے۔ چنانچہ آپ نے اس ضمن میں اسلامی تعلیم کی رُو سے وسطی راہ کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا:-

"میرا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ مسلمان سُست ہو جاویں۔ اسلام کسی کو سُست نہیں بناتا۔ وہ اپنی تجارتوں اور ملازمتوں میں بھی مصروف ہوں مگر میں یہ نہیں پسند کرتا کہ خدا کے لئے ان کا کوئی وقت بھی خالی نہ ہو۔ ہاں تجارت کے وقت پر تجارت کریں اور اللہ تعالیٰ کے خوف و خشیت کو اُس وقت بھی مدنظر رکھیں تاکہ وہ تجارت بھی ان کی عبادت کا رنگ اختیار کر لے۔ نمازوں کے وقت پر نمازوں کو نہ چھوڑیں۔ ہر معاملہ میں خواہ وہ کوئی معاملہ ہو دین کو مقدم کریں۔ دنیا مقصود بالذات نہ ہو، اصل مقصود دین ہو۔ پھر دنیا کے کام بھی دین ہی ہوں گے۔"

(الحکم ۱۷ جنوری ۱۹۰۱ء بحوالہ ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۵۸)

اس ضمن میں حضور علیہ السلام نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی مثال بیان کرتے ہوئے مزید فرمایا:-

"صحابہ کرامؓ کو دیکھو انہوں نے مشکل سے مشکل وقت میں بھی خدا کو نہیں چھوڑا۔ لڑائی اور تلوار کا وقت ایسا خطرناک ہوتا ہے کہ محض اس کے تصوّر سے ہی انسان گھبرا اُٹھتا ہے۔ وہ وقت اگرچہ جوش اور غضب کا ہوتا ہے ایسی حالت میں بھی وہ خدا سے غافل نہیں ہوئے، نمازوں کو نہیں چھوڑا، دعاؤں سے کام لیا۔ اب یہ بدقسمتی ہے کہ یوں تو ہر طرح سے زور لگاتے ہیں، بڑی بڑی تقریریں کرتے ہیں، جلسے کرتے ہیں کہ مسلمان ترقی کریں مگر خدا سے ایسے غافل ہوتے ہیں کہ بھول کر بھی اُس کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ پھر ایسی حالت میں کیا اُمید ہو سکتی ہے کہ ان کی کوششیں نتیجہ خیز ہوں جبکہ وہ سب کی سب دنیا ہی کے لئے ہیں۔ یاد رکھو جب تک لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ دل و جگر میں سرایت نہ کرے اور وجود کے ذرّہ ذرّہ پر اسلام کی روشنی اور حکومت نہ ہو کبھی ترقی نہ ہوگی۔"

(ایضاً)

چونکہ دین سے غفلت اور دنیا میں حد سے زیادہ انہماک مغربی قوموں کی اندھادھند تقلید کے نتیجہ میں رونما ہوا تھا اس لئے حضور علیہ السلام نے مغربی قوموں اور ان کی مادی تہذیب کی نقالی اور اس کی مضرت کا بھی ذکر کیا اور اس ضمن میں فرمایا:-

"اگر تم مغربی قوموں کا نمونہ پیش کرو کہ وہ ترقیاں کر رہے ہیں تو ان کے لئے اور معاملہ ہے۔ تم کو کتاب دی گئی ہے، تم پر حجت پوری ہو چکی ہے۔ ان کے لئے الگ معاملہ اور مواخذہ کا دن ہے۔ تم اگر کتاب اللہ کو چھوڑو گے تو تمہارے لئے اسی دنیا میں جہنم موجود ہے۔" (ایضاً صفحہ ۱۵۹)

حضور علیہ السلام کے ان ارشادات سے بھی ظاہر ہے کہ دنیا میں زندگی گزارنے کا اسلامی قرینہ یہی ہے کہ نہ انسان دنیا سے فرار اختیار کرے اور نہ اس میں حد سے زیادہ استغراق دکھائے یعنی دنیوی ذمہ داریاں بھی پوری کرے اور دین سے بھی غافل نہ ہو، دنیا میں رہتے اور دنیا کمانے کے دوران روبخدا رہے اور یہ جبھی ممکن ہے کہ انسان دنیا پر دین کو بہرحال مقدم رکھے۔

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ میں حصہ لینے کی تحریک فرماتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:-

"ہم اس یقین پر قائم ہیں کہ غلبہ اسلام کے متعلق خدا تعالیٰ کے وعدے بہرحال پورے ہوں گے۔"

نیز فرمایا:- "صبر و استقلال کے ساتھ قربانیاں دیتے چلے جاؤ اور اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں میں لگے رہو۔"

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید کا پہلا مطالبہ 8 سادہ زندگی

مکرم نذیر احمد صاحب خادم۔ گوٹھ مولوی عبد السلام عمر ضلع نواب شاہ

تحریک جدید وہ عظیم الشان تحریک ہے جو اسلام کو ساری دنیا میں پھیلانے اور غالب کرنے کی غرض سے سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۱۹۳۴ء کے آخری مہینوں میں جاری فرمائی۔

تحریک جدید انجمن احمدیہ کی اہمیت کے بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے:-

(۱) "تحریک جدید کوئی نئی تحریک نہیں ہے بلکہ وہ قدیم تحریک ہے جو آج سے ساڑھے تیرہ سو سال پہلے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ جاری کی گئی۔ ..... اس کا سرچشمہ وہ الٰہی نور ہے جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں لائے"

(الفرقان ۳ جولائی ۱۹۵۸ء بحوالہ تاریخ احمدیت جلد ہشتم صفحہ ۳)

(۲) "یہ میری تحریک نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی نازل کردہ تحریک ہے" (الفضل ۲۷ دسمبر ۱۹۴۲ء)

(۳) ۱۹ اکتوبر ۱۹۴۴ء کے خطبہ جمعہ میں حضور نے تحریک جدید کے قیام کی غرض بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ:-

"اب وقت آ گیا ہے کہ ہم اس رنگ میں قربانی کریں جو بہت جلد نتیجہ خیز ہو کر ہمارے قدموں کو اس بلندی تک پہنچا دے جس بلندی تک پہنچانے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دنیا میں مبعوث ہوئے"

(الفضل ۲۴ اکتوبر ۱۹۴۴ء)

(۴) ایک موقع پر آپ نے فرمایا کہ:-

"قریب سے قریب زمانہ میں دور سے دور علاقوں میں جا کر مراکز احمدیت قائم کرنا تحریک جدید کا ایک مقصد ہے"

(الفضل ۱۷ جنوری ۱۹۳۶ء)

(۵) پھر فرمایا:-

"ہماری جماعت کے دوست اس سکیم پر سچے طور پر عمل کریں تو یقیناً یقیناً فتح ان کی ہے"

(خطبہ جمعہ مطبوعہ ۱۷ جنوری ۱۹۳۵ء)

شروع میں تحریک جدید کی آسمانی سکیم انیس مطالبات پر مشتمل تھی جبکہ ان مطالبات کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے ستائیس تک بڑھا دیا۔ چونکہ کسی بھی تحریک کے مطلوبہ نتائج کے حصول کے لئے جہاں دعاؤں اور مؤثر لائحہ عمل کی ضرورت ہوتی ہے۔ وہاں اس کے پروگرام کو چلانے اور پھیلانے کے لئے مالی قربانیوں کی اشد ضرورت ہوتی ہے۔ قرون اولیٰ میں بھی مقدس بانی اسلام سیدنا و مولانا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جان نثار اور فدا کار صحابہؓ کرام نے اللہ اور اس کے رسولؐ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے دینی ضروریات کے لئے دل کھول کر چندے دیئے اور مالی قربانیاں پیش کیں۔ اگر ایک طرف حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر کے کل اثاثہ کا نصف حصہ لا کر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور پیش کر دیا تو دوسری طرف حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر کا سارے کا سارا مال و متاع اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں پر نچھاور کر دیا اور ایک سوئی تک بھی گھر میں نہ رکھی۔ جب قرآن کریم کی یہ آیت نازل ہوئی کہ:-

"لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ؕ"

(آل عمران: ۹۳)

تم کامل نیکی کو ہرگز نہیں پا سکتے جب تک کہ اپنی پسندیدہ اشیاء میں سے (خدا کے لئے) خرچ نہ کرو۔

اس آیت کو سنتے ہی حضورؐ کے ایک صحابی حضرت ابو طلحہ انصاریؓ نے اپنا ایک باغ جس کی آمد پچاس ہزار سالانہ تھی۔ حضورؐ کی خدمت بابرکت میں اشاعت اسلام کے لئے پیش کر دیا۔ الغرض جب بھی اللہ تعالیٰ کے دین کی ضروریات کے لئے قربانیوں کا سوال پیدا ہوا صحابہؓ کرامؓ نے جان و مال و آبرو سب کچھ اللہ کی راہ میں پیش کر کے اس کا عملی جواب دیا۔

آج جبکہ کفر و اسلام کی آخری جنگ لڑی جا رہی ہے اور مخالفین اسلام دین متین اور اس کے پیروکاروں کو ناکام بنانے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں۔ ہر احمدی مسلمان کا فرض ہے کہ وہ اپنے پیارے امام کی ہر آواز اور تحریک پر والہانہ اور مجنونانہ انداز میں لبیک کہتے ہوئے اپنی ہر عزیز سے عزیز متاع دین اسلام کی سربلندی کے لئے وقف کر دے۔

مالی قربانیوں کو کماحقہ نبھانے کے سلسلہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ ایک زریں اصول بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:-

"کوئی قربانی کام نہیں دے سکتی جب تک اس کے لئے ماحول پیدا نہ کیا جائے یہ کہنا آسان ہے کہ ہمارا مال سلسلہ کا ہے مگر جب ہر شخص کو کچھ روپیہ کھانے پر اور کچھ لباس پر اور کچھ مکان کی حفاظت یا کرایہ پر کچھ علاج پر خرچ کرنا پڑتا ہے اور پھر اس کے پاس کچھ نہیں بچتا تو اس صورت میں یہ کہنا کیا معنی رکھتا ہے کہ میرا سب مال حاضر ہے اس قسم کی قربانی نہ قربانی پیش کرنے والے کو کوئی نفع دے سکتی ہے اور نہ سلسلہ کو ہی اس سے فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ سلسلہ اس سے ان الفاظ کو کہ میرا سب مال حاضر ہے کیا کرے جبکہ سارے مال کے معنے ہیچ کے ہیں۔ جس شخص کی آمد سو روپیہ اور خرچ بھی سو روپیہ ہے وہ اس قربانی سے سلسلہ کو کوئی نفع نہیں پہنچا سکتا جب تک کہ اپنے خرچ کو سو سے نوے پر نہیں لے آتا۔ بے شک اس کی قربانی کے معنے دس فیصدی قربانی کے ہوں گے۔ پس ضروری ہے کہ قربانی کرنے سے پیشتر اس کے لئے ماحول پیدا کیا جائے"

(الفضل ۲۹ نومبر ۱۹۳۴ء)

مالی قربانی کے لئے سازگار ماحول پیدا کرنے کے لئے حضورؓ نے "تحریک جدید" کا پہلا مطالبہ جو جماعت سے فرمایا وہ سادہ زندگی بسر کرنے سے تعلق رکھتا ہے۔ جس جماعت نے دنیا کے مشرق و مغرب اور شمال و جنوب میں اسلام کی حسین تعلیم کو پہنچانا اور اسلام کی عظمت کے جھنڈے گاڑنے ہیں اس کے افراد کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے اخراجات میں اسراف اور فضول خرچی سے کام نہ لیں بلکہ کفایت شعاری سے کام لیتے ہوئے زیادہ سے زیادہ روپیہ بچا کر اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کریں۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی ایک صفت یہ بیان کی ہے کہ:-

"وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا"

(الفرقان: ۶۸)

اور وہ (اللہ کے بندے) ایسے ہوتے ہیں کہ جب خرچ کرتے ہیں تو فضول خرچی سے کام نہیں لیتے اور نہ بخل کرتے ہیں اور ان کا (خرچ) ان دونوں حالتوں کے درمیان درمیان ہوتا ہے۔

اس آیت کریمہ میں یہی بتایا گیا ہے کہ اللہ کے بندوں کی ایک صفت یہ ہوتی ہے کہ وہ دنیوی امور میں فضول خرچی سے اجتناب کرتے ہیں اور صرف ان چیزوں پر روپیہ خرچ کرتے ہیں جو انتہائی ضروری ہوں اور بے فائدہ، فضول اور محض عیش کوشی اور وقتی تفریح یا زبان کے چٹخارے کے لئے اپنا مال برباد نہیں کرتے (ایسے لوگوں کو قرآن کریم نے شیطان کے بھائی قرار دیا ہے) پھر فرمایا کہ دین کی ضروریات کے لئے روپیہ خرچ کرنے میں وہ بخل سے کام نہیں لیتے بلکہ دل کھول کر راہ خدا میں خرچ کرتے ہیں۔ ہمارے ہادی برحق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ

"عیش و عشرت سے دور رہو اس لئے کہ خدا کے پیارے بندے عیش پرست نہیں ہوتے" (مشکوٰۃ)

نیز فرمایا کہ:-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"جس شخص نے وسعت اور مقدرت کے باوجود خاکساری و عجز کی غرض سے اپنے لباس میں سادگی اختیار کی اللہ تعالیٰ اس کو عزت و شرافت کے لباس سے آراستہ فرمائے گا۔" (ابوداؤد)

پس قرآن کریم اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ان ارشادات کے تحت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غلبۂ اسلام کی برکات میں احباب جماعت کو شریک کرنے کے لئے تحریک جدید کے پہلے مطالبہ (سادہ زندگی) کو پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ ہر احمدی :۔

"یہ اقرار کرے کہ وہ آج سے صرف ایک سالن استعمال کرے گا روٹی اور سالن یا چاول اور سالن یہ دو چیزیں نہیں بلکہ دونوں مل کر ایک ہوں گے لیکن روٹی کے ساتھ دو سالنوں یا چاولوں کے ساتھ دو سالنوں کی اجازت نہ ہوگی .... سوائے اس صورت کے کہ کوئی دعوت ہو یا مہمان گھر پر آئے ...... لباس کے متعلق میرے ذہن میں کوئی خاص بات نہیں آئی ہاں بعض عام ہدایات میں دیتا ہوں مثلاً یہ کہ جن لوگوں کے پاس کافی کپڑے ہوں وہ ان کے خراب ہو جانے تک اور کپڑے نہ بنوائیں۔ پھر جو لوگ نئے کپڑے زیادہ بنواتے ہیں وہ نصف پر یا تین چوتھائی پر یا ۴/۵ پر آجائیں .... سب سے ضروری بات عورتوں کے لئے یہ ہوگی کہ محض پسند پر کپڑا نہ خریدیں .... بلکہ ضرورت ہو تو خریدیں۔ دوسری پابندی عورتوں کے لئے یہ ہے کہ .... گوٹہ کناری کا فیتہ وغیرہ قطعاً نہ خریدیں .... تیسری شرط اس مد میں یہ ہے کہ جو عورتیں اس عہد میں اپنے آپ کو شامل کرنا چاہیں وہ کوئی نیا زیور نہیں بنوائیں گی .... علاج کے متعلق میں کہہ چکا ہوں کہ اطباء اور ڈاکٹر سستے نسخے تجویز کیا کریں .... پانچواں خرچ سینما اور تماشے ہیں۔ ان کے متعلق ساری جماعت کو حکم دیتا ہوں کہ .... کوئی احمدی کسی سینما، سرکس، تھیٹر وغیرہ غرضیکہ کسی تماشہ میں بالکل نہ جائے .... چھٹا شادی بیاہ کا معاملہ ہے چونکہ یہ جذبات کا سوال ہے اور حالات کا سوال ہے اس لئے میں حد بندی تو نہیں کر سکتا کہ اتنے جوڑے اور اتنے زیور سے زیادہ نہ ہوں ہاں اتنا مد نظر رہے کہ .... یہ چیزیں کم کر دی جائیں .... ساتواں مکانوں کی آرائش و زیبائش کا سوال ہے .... آرائش و زیبائش پر خواہ مخواہ (یعنی بے سبب ضرورت سے زائد۔ ناقل) روپیہ ضائع نہ کریں ...."

(الفضل ۲۹ نومبر ۱۹۳۴ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سادہ زندگی سے متعلق ان باتوں کو اپنے بیوی بچوں کے لئے بھی لازمی قرار دیتے ہوئے فرمایا :۔

"میں اپنے بیوی بچوں کے لئے ان باتوں کو لازمی قرار دیتا ہوں۔"

(تاریخ احمدیت جلد ۸ حاشیہ صفحہ ۱۲)

حضور رض نے اس امر کے متعلق اپنے گھروں میں سختی سے پابندی کروائی اور اپنی ذات میں بھی اس پر عمل کر کے دکھایا چنانچہ حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ (حرم حضور رضی اللہ عنہ) تحریر فرماتی ہیں :

"ڈلہوزی کا واقعہ ہے کہ آپ میز پر کھانا کھانے کے لئے تشریف لائے تھوڑی دیر میں کیا دیکھتی ہوں کہ آپ خاموشی سے بغیر کھانا کھائے اپنے کمرے میں چلے گئے ہیں۔ میں کچھ نہ سمجھ سکی کہ آپ کی ناراضگی کی وجہ کیا ہے؟ سب حیران تھے کہ آپ پھر تمام دن فاقہ سے رہیں گے اور کام کی اس قدر بھرمار ہے کہیں آپ رض کو ضعف نہ ہو جائے۔ آخر میرے پوچھنے پر حضرت بڑی آپا جان (امی جان) نے بتایا کہ حضرت اقدس رض نے اپنے کمرہ میں جا کر چٹ بھجوائی ہے کہ میں تحریک جدید کے ماتحت عہد کیا ہوا ہے کہ میز پر صرف ایک ڈش ہوا کرے۔ آج میز پر ایک کی بجائے تین ڈشیں پکی ہیں ایسا کیوں ہے؟ میں کھانا ہرگز نہیں کھاؤں گا۔"

(الفضل ۲۶ مارچ ۱۹۶۶ء)

سیدنا حضرت فضل عمر خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے اس واقعہ سے ملتا جلتا ایک واقعہ سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے متعلق بھی تاریخ نے ریکارڈ کیا ہے۔ چنانچہ حضرت ابوحازم رض سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ اپنی صاحبزادی حضرت حفصہ رض کے ہاں تشریف لائے۔ حضرت حفصہ رض نے سالن میں زیتون کا تیل ڈال کر پیش کیا آپ نے فرمایا کہ ایک وقت میں دو دو سالن! خدا کی قسم میں اسے کبھی نہیں کھاؤں گا۔"

(اسد الغابہ جلد چہارم صفحہ ۶۴ مصری)

اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنے کلام پاک کے ارشادات پر چلنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودات اور اپنے خلفائے کرام رضی اللہ عنہم کے احکامات اور نیک نمونہ کو اپناتے ہوئے سادہ زندگی گزارنے اور زیادہ سے زیادہ بچت کر کے تحریک جدید اور ہر قسم کے مالی جہاد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی سعادت عطا فرمائے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ :۔

"ز بذلِ مال در راہش کسے مفلس نمی گردد
خدا خود می شود ناصر اگر ہمت شود پیدا"

یعنی خدا کی راہ میں مال خرچ کرنے سے میں نے کبھی کسی کو غریب ہوتے نہیں دیکھا اگر انسان راہِ خدا میں عزم و ہمت سے خرچ کرے تو خدا تعالیٰ ایسے شخص کا خود حامی و ناصر ہو جاتا ہے۔

○

عظیم انعام ۔ احسانات الٰہیہ کی شکر گزاری

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ اَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ ۚ وَمَنْ يَّشْكُرْ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ۝ (سورۃ لقمٰن ع ۲)

ترجمہ: پس ہم نے لقمان کو حکمت عطا کی کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے اور جو شکر بجا لاتا ہے وہ اپنی ذات کی فلاح کے لئے ہی ایسا کرتا ہے۔ اگر کوئی ناشکر گزاری کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی ذات تو بے نیاز اور محض حمد کے لائق ہے۔

اللہ تعالیٰ نے دانائی اور حکمت کو جو ایک عظیم موہبت الٰہیہ ہے اپنے شکر کے ساتھ منسوب فرمایا ہے کیونکہ انسان جس قدر بھی غور و تفکر کو بروئے کار لائے گا اور عالم ہستی کا مشاہدہ کرے گا۔ اپنے ہر ذرۂ وجود کو احسانات ربانی سے معمور و معطر پائے گا ؎

اگر ہر بال ہو جائے سخنور ٭ تو پھر بھی شکر ہے امکاں سے باہر

مرکز کی طرف سے اس فریضۂ شکر کی بجا آوری کے لئے شکرانہ فنڈ اور شادی فنڈ قائم ہیں۔ اس لئے احباب سے درخواست ہے کہ وہ خوشی کے مواقع (بیاہ شادی، امتحانات میں کامیابی نیز زراعت و تجارت میں ترقی و منفعت کے مواقع) پر مذکورہ فنڈز میں شکرانہ کی رقوم بھجوا کر شکر گزاری کا عملی ثبوت پیش فرمائیں۔ تا کہ اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کے حصول کے ساتھ اموال میں برکت اور زیادتی کے سامان پیدا ہوں۔ اور ان اموال کی تقسیم بھی امام وقت کے منشاء مبارک کے ماتحت عمل میں آسکے۔

(ناظر بیت المال (آمد) ربوہ)

دعائے مغفرت

خاکسار کی خالہ محترمہ غلام فاطمہ صاحبہ کچھ عرصہ بعارضہ ٹائیفائیڈ بیمار رہنے کے بعد بقضائے الٰہی ۱۹ مئی کو وفات پا گئی ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون!

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنے قرب میں بلند مقام عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

(محمد سلیم کارکن جامعہ احمدیہ۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:-
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاری ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۳۶۳۰

میں عمرانہ محمود زوجہ ملک محمود احمد میجر صاحب قوم بھٹی راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۸-۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱- حق مہر بذمہ خاوند -/۱۰۰۰ روپے
۲- زیور طلائی وزن ۱۴ تولہ ۹ ماشہ ۶ رتی مالیت -/۱۰۳۷۰ روپے

تفصیل زیور۔ تین عدد طلائی ہار ۰۰-۶ تولے
کانٹے طلائی تین جوڑیاں ۰۰-۳ تولے
کڑے دو عدد ۰۰-۳ تولے
انگوٹھیاں ۵ عدد (رتی ماشے) ۶-۹-۲ تولے
کل وزن = (رتی ماشے) ۶-۹-۱۴ تولے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ عمرانہ محمود زوجہ میجر محمود احمد راولپنڈی۔
گواہ شد۔ ڈاکٹر محمد شفیع صدر موصیان وصیت ۲۳۵۸۱ پنڈی بھٹیاں۔
گواہ شد۔ میجر محمود احمد وصیت ۲۲۹۶۱ خاوند موصیہ۔

مسل ۲۳۶۳۱

میں کنیز فاطمہ زوجہ ملک محمد یعقوب صاحب قوم اعوان پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال بیعت ۱۹۳۸ء ساکن محلہ اسلامیہ باغ بھیرہ ضلع سرگودھا حال راولپنڈی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۴/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

حق مہر -/۲۰۰ تھا جو کہ زیورات کی شکل میں وصول کر چکی ہوں۔
زیور طلائی ۹ تولے مالیت -/۱۲۰۰۰ روپے
تفصیل زیور۔ گلوبند طلائی ایک عدد ۶-۲
چوڑیاں تین عدد ۶-۲
ایک جوڑی کانٹے ۰۰-۱
(تولے ماشے)

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ کنیز فاطمہ زوجہ ملک محمد یعقوب صاحب راولپنڈی۔
گواہ شد۔ ملک محمد یعقوب وصیت ۷۰۸۶ راولپنڈی۔
گواہ شد۔ ملک محمد الطاف ولد ملک محمد یعقوب صاحب راولپنڈی۔

مسل نمبر ۲۳۶۳۲

میں رضیہ سلطانہ بنت صوفی محمد فضل الٰہی صاحب قوم شیخ قانون گو پیشہ ملازمت۔ عمر ۵۰ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن کراچی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۴/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱- زیور طلائی دو تولہ ایک لاکٹ
مالیت -/۱۱۵۰ روپے
۲- رہائشی پلاٹ ایک کنال دارالنصر ربوہ
مالیت -/۲۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۶۲۴ روپے ماہوار آمد بصورت ملازمت ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ رضیہ سلطانہ بنت صوفی محمد فضل الٰہی صاحب کراچی۔
گواہ شد۔ صغیر احمد حمید سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔
گواہ شد۔ نذیر احمد منصور وصیت ۲۰۱۶۲ سیکرٹری وصایا حلقہ ڈرگ روڈ کراچی۔

دعائے مغفرت

میری خوشدامن سیدہ عصمت آرا بیگم صاحبہ بنت حافظ محمد الدین صاحب ہاشمیؓ (جو ۳۱۳ اصحاب میں سے تھے) زوجہ محترم سید عنایت حسین شاہ صاحب مرحوم ہمشیرہ مکرم قریشی محمود صاحب ایڈووکیٹ سپریم کورٹ) بقضائے الٰہی طویل علالت کے بعد مورخہ ۹ اپریل ۱۹۷۸ء کو ۴ بجے قبل از صبح وفات پاگئیں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

جنازہ ربوہ لایا گیا۔ مکرم حسن محمد خان صاحب عارف نے نماز جنازہ پڑھائی۔ مرحومہ موصیہ تھیں اس لئے خدا کے فضل سے بہشتی مقبرہ میں ان کو ۹ اپریل بروز اتوار ساڑھے چار بجے سہ پہر سپرد خاک کردیا گیا۔

مرحومہ پیدائشی احمدی تھیں۔ بہت سے اخلاق حسنہ کی مالک تھیں۔ ضلع فیصل آباد کے ایک گاؤں چک نمبر ۲۵۲ ج۔ب میں قریباً ۳۰ سال مقیم رہیں۔ بے شمار بچیوں کو سکول کی تعلیم کے ساتھ ساتھ قرآن مجید کی تعلیم سے بھی آراستہ کیا۔ خدا تعالیٰ نے انہیں چار بیٹوں اور دو بیٹیوں سے نوازا جنہوں نے ان کی بے انتہا خدمت کی اور ہر طرح خیال رکھا۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور بلند درجات سے نوازے اور سوگوار خاندان کو صبر عطا کرے اور خود ہر حال میں حامی و ناصر ہو۔

(سید ظہور احمد شاہ ڈپٹی ڈائریکٹر زرعی ترقیاتی بینک آف پاکستان۔ حال مقیم اسلام آباد)

درخواست دعا

۱- مکرم مقبول حسین صاحب ضیاء درزی سلطہ کوٹلی کے بچے بیمار ہیں احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔
۲- ہمارے چچا مکرم علی محمد صاحب کی بچی بعمر ۱۴ سال مورخہ ۸/۴ کو اچانک فوت ہو گئی ہے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نعم البدل عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

(عبدالحمید مبشر سیکرٹری مال جماعت احمدیہ خلیل آباد (کوٹلی) آزاد کشمیر)

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت اپنے خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیجئے (مینجر)

ٹنڈو و دیگر پھلدار پودا جات خریدنے کے لئے
سرحد نرسری
متصل کریسنٹ فلور ملز
سرگودھا روڈ فیصل آباد تشریف لاویں!

ضرورت ہے
ہمیں اپنی فیکٹری کے لئے مندرجہ ذیل سٹاف کی ضرورت ہے:-
(۱) غیر تربیت یافتہ لیبر
(۲) مستقل راج:- ایک (۱) آسامی۔ تنخواہ حسب لیاقت دی جائے گی۔
(۳) مستقل ترکھان:- ایک (۱) آسامی۔ تنخواہ حسب لیاقت دی جائے گی۔
(۴) چوکیدار:- سابقہ فوجی کو ترجیح دی جائے گی۔ عمر تیس سال [illegible]
(۵) مشین اوپریٹر / فٹر:- ڈپلومہ ہولڈر کو ترجیح دی جائے گی۔ [illegible]
لیاقت دی جائے گی۔
پاکستان چپ بورڈ فیکٹری لمیٹڈ پوسٹ بکس ۱۸ جی ٹی روڈ ۱۰ جہلم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقفِ جدید کی اہمیت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۹۶۶ء کے سالانہ اجتماع کے موقع پر مستورات سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:-

"اگر تمام احمدی بچے جو آپ کی گودوں میں پلتے ہیں، تمام احمدی بچے جن کی تربیت کی ذمہ داری آپ پر ہے اِس طرف متوجہ ہوں۔ اگر آپ ان کی ذہنی تربیت ایسے رنگ میں کریں کہ وہ کم از کم اٹھنی (لیکن نئی شرح کے لحاظ سے کم از کم ایک روپیہ ناقل) ماہوار خدا تعالیٰ کی راہ میں وقفِ جدید کے لئے خود جماعت کو پیش کریں تو میں سمجھتا ہوں کہ وقفِ جدید کا سارا بجٹ ان بچوں کے چندوں سے پورا ہو سکتا ہے لیکن اِس طرف پوری توجہ کی ضرورت ہے اور بچوں کے ذہنوں میں اِس کام کی اہمیت بٹھانے کی ضرورت ہے اور بچوں کے ذہنوں میں آپ وقفِ جدید کی اہمیت بٹھا نہیں سکتیں جب تک خود آپ کے ذہن میں وقفِ جدید کی اہمیت نہ بیٹھی ہو۔"

پس چاہیئے کہ خواتین جو کہ اشاعتِ اسلام کے لئے مالی قربانی کے ہر میدان میں مردوں کے دوش بدوش رہتی ہیں وقفِ جدید کے لئے بھی مالی قربانی کا شاندار مظاہرہ کریں اور اپنے نیک نمونہ سے اپنے بچوں کے ذہنوں میں وقفِ جدید کی اہمیت بٹھانے کی مسلسل سعی کریں۔ خدا تعالیٰ تمام بھائیوں، بہنوں اور بچوں کو فاستبقوا الخیرات کے مطابق نیکیوں میں ہمیشہ قدم آگے بڑھانے کی توفیق بخشے۔ آمین

(ناظم مال وقفِ جدید ربوہ)

ایک افسوسناک حادثہ

میرا ۲۵/۲۶ سالہ بھتیجا عزیزم سردار صبغت اللہ ابن برادرم سردار رحمت اللہ صاحب قادیانی مرحوم جو رانی پور شوگر ملز میں ملازم تھا ۱۹ر مئی کو صبح دس بجے نہر میں نہاتے ہوئے ڈوب گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ لاش تیس ۳۰ گھنٹے کے بعد نو دس میل کے فاصلہ پر نہر سے ملی۔ عزیزم برادرم سردار عبدالرشید صاحب ۲۱ر مئی کو رات دس بجے جنازہ ربوہ لائے۔ نماز جنازہ مکرم مولوی دوست محمد صاحب نے پڑھائی جس کے بعد قبرستان عام میں تدفین عمل میں آئی۔ عزیز مرحوم گوناگوں خوبیوں کا مالک تھا۔

ہمارے خاندان میں گذشتہ ساڑھے پانچ ماہ کے دوران یہ چوتھا صبر آزما حادثہ ہوا ہے تمام احمدی بھائی بہنیں دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی مشیت پر راضی رہنے کی توفیق دے اور صبر جمیل عطا فرمائے۔

عزیز مرحوم کے دو بھائی سردار کرامت اللہ و سردار مروت اللہ اور بہنیں عزیزہ امتہ الوحید سعادت علی، عزیزہ امتہ القدیم اور عزیزہ امتہ الرحیم اعجاز احمد احباب جماعت کی خاص دعاؤں کے مستحق ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صبرِ جمیل کی توفیق بخشے اور ان کا خود حافظ و ناصر ہو اور آئندہ ہر قسم کے صدمات سے محفوظ رکھے۔ آمین

میں، میرے بھائی اور دیگر افرادِ خاندان ان سب بہن بھائیوں کے شکر گزار ہیں جو ہمارے ہاں تعزیت کے لئے تشریف لائے اور اس غم میں ہمارے لئے ڈھارس کا موجب بنے جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

(حمیدہ صابرہ دختر ڈاکٹر فیض علی صاحب صابر مرحوم الفیض دارالرحمت شرقی ربوہ)

نمایاں کامیابی

میرا پوتا عزیزم مسعود احمد ابن عبدالسمیع بھٹی گکھڑی خدا تعالیٰ کے فضل و کرم کے ساتھ سندھ یونیورسٹی کے بی۔اے فائنل ۱۹۷۷ء کے سالانہ امتحان میں یونیورسٹی بھر میں تمام لڑکوں میں اول اور مجموعی طور پر تھرڈ پوزیشن پر آیا ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ خوشی مبارک کرے اور عزیز کو دینی و دنیوی ترقیات سے مالا مال کرتا چلا جائے۔

(نواب بیگم زوجہ فیض احمد صاحب بھٹی مرحوم۔ گکھڑی سندھ)

فضلِ عمر تعلیم القرآن کلاس

انشاء اللہ فضلِ عمر تعلیم القرآن کلاس ۱۰ر جولائی سے ۲۴ر جولائی تک منعقد ہوگی۔ طالبات جو پڑھنے کے لئے آنا چاہیں وہ دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کو اطلاع دیں ورنہ لجنہ پر ان کے قیام کی کوئی ذمہ داری نہیں ہوگی۔ لجنات بھی بچیوں کی معیّن تعداد سے مطلع کریں۔ نئے تعمیر شدہ مہمان خانہ میں طالبات کی رہائش کا انتظام ہوگا۔ نصاب الفضل میں شائع کیا جا چکا ہے جن کے گھروں میں وہ کتب ہیں ساتھ لے کر آئیں میٹرک سے کم تعلیم یافتہ طالبات اجازت لئے بغیر نہ آئیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

ضروری اعلان برائے وصایا خواتین

تمام امراء کرام و صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ سے گذارش کی جاتی ہے کہ اپنی جماعت کی صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ و نائب صدر صاحبہ مجلس موصیات کے ذریعہ خواتین میں کئی بار یہ اعلان کرا دیں کہ جو خواتین نئی وصیّت کا فارم پُر کریں اس میں وہ اپنے خاوند یا سرپرست کا پورا نام معہ ولدیت و پتہ درج فرمایا کریں۔ نیز اِس امر کا بھی ذکر کریں کہ وہ موصی ہیں یا غیر موصی۔ موصی ہونے کی صورت میں ان کا نمبر وصیّت بھی درج فرمایا کریں۔

اگر فارم وصیّت اُوپر کی ہدایت کے مطابق پُر نہ ہوا ہو تو پھر وصیت کی منظوری میں تاخیر کی ذمہ داری خود موصیات پر ہی ہوگی۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

دُعائے مغفرت

میرے چھوٹے بھائی عزیزم سعید الدین ناصر احمد (ابن حضرت قاضی محبوب عالم صاحب مرحوم صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام) پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ لیڈز (انگلستان) بعمر ۶۵ سال ۱۳ر مئی ۱۹۷۸ء کو لندن میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ صوم و صلوٰۃ کے پابند، ملنسار، سلسلہ کے خادم اور مہمان نواز تھے۔ پسماندگان میں آپ نے ایک بیوی، دو لڑکیاں اور تین لڑکے چھوڑے ہیں جو شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں۔

آپ کا جنازہ لندن سے بذریعہ ہوائی جہاز کراچی، وہاں سے فیصل آباد اور پھر ربوہ لایا گیا آپ کی نماز جنازہ بعد نماز عصر محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے پڑھائی۔ آپ موصی تھے لہذا بہشتی مقبرہ میں شام چھ بجے تدفین عمل میں آئی۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ ان کے درجات بلند فرمائے۔ ان کے جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

(قاضی محمود احمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ نیلا گنبد لاہور)

(۱) ہمیں اپنی فیکٹری کے لئے ایک B.S.C کیمسٹ کی ضرورت ہے جس کا INDUSTRIES میں پانچ سال کا تجربہ ہونا ضروری ہے۔ تنخواہ حسب قابلیت دی جائے گی۔

(۲) فورمین: جس کا INDUSTRIES میں پروڈکشن کا تجربہ ضروری ہے معقول تنخواہ قابلیت کے لحاظ سے دی جائے گی۔

پاکستان چپ بورڈ فیکٹری لمیٹڈ

پوسٹ بکس ۱۸۔ جی ٹی روڈ جہلم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ